41

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

احمد قادیانی غلام

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ششماہی للعہ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۱ — جلد ۱۳

مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ مطابق ۸ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے پاؤں میں پھنسی کی وجہ سے تا ہنوز تکلیف ہے۔ جس کے باعث حضور گذشتہ دو روز باہر تشریف نہ لا سکے۔ لیکن آج (۲۷ جولائی) حضور نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب چودہری نصر اللہ خان صاحب کی جگہ مجلس معتمدین کے میر مجلس۔ جناب ذوالفقار علی خان صاحب ناظر اعلیٰ اور جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بہشتی مقبرہ کے افسر مقرر ہوئے ہیں۔

مجلس معتمدین نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ اگست ۲۵ء سے موسم گرما کی تعطیلوں کے لئے دونوں سکول بند کئے جائیں۔

حامدہ خاتون بنت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جو کچھ عرصہ سے بیمار تھی۔ ۲۶ جولائی فوت ہو گئی۔ جناب شیخ صاحب موصوف سے جنہیں اس صدمہ کی اطلاع سفر میں پہنچی۔ ہم اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول نے فیصلہ کیا ہے کہ موسمی تعطیلات ہونے تک طلباء کے لئے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاتے۔ تاکہ م

احمدی یتامیٰ اور اُن کا انتظام

اس سال کی مجلس مشاورت میں جہاں سلسلہ کے انتظام اور ترقی کے لئے اور تجاویز کی گئی تھیں۔ وہاں ناظر تعلیم و تربیت کی طرف سے یہ درخواست پیش ہوئی تھی کہ جماعت کے یتیم بچوں کا ایسے احسن طریق سے انتظام کیا جائے۔ کہ والدین یا نگران کے فوت ہونے پر بچوں کو عزیزوں کی جدائی کے ساتھ اخراجات کی تنگی کا شکار نہ ہونا پڑے۔ اور حتی الامکان ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو سکے۔ چونکہ لوگ اس وقت تک عام طور پر سلسلہ میں قومی طور پر داخل نہیں ہوئے۔ بلکہ فرداً فرداً داخل ہیں۔ اس لئے بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی خاندان کا صرف ایک ہی شخص احمدی ہوتا ہے۔ ایسے اصحاب کے فوت ہونے پر ان کی اولاد کے نگران غیر احمدی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اور چونکہ بچے بیرونی اثرات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسلئے اپنے نگرانوں کی عادات اور معتقدات کا اثر ان پر ہونا ایک لمبی بات ہے۔ اسلئے بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ مخلص احمدیوں کی اولاد ضائع ہو گئی ہے۔ اگر سلسلہ کی طرف سے کوئی ایسا انتظام ہوتا۔ جس سے ایسے بچوں کی پرورش ہو سکتی اور ہم انہیں غیر احمدی رشتہ داروں کے بد اثر سے بچا سکتے۔ تو بہت سی روحیں ضائع نہ ہوتیں۔ بعض جگہ فوت ہونیوالے کے رشتہ دار احمدی تو ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اس قابل نہیں ہوتے۔ کہ ان بچوں کے اخراجات برداشت کر سکیں۔ یا صحیح طور پر ان کو تعلیم یا تربیت دے سکیں اس لئے یہ امر نہایت ہی اہم ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہم اس کے متعلق جلد سے جلد توجہ کریں اور عملی تجاویز کا فیصلہ کر کے قلیل سے قلیل عرصہ میں اس کام کو شروع کر دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت کی تجویز پر ایک سب کمیٹی بنائی گئی تھی جس نے حسب ذیل امور پر غور کیا تھا:۔

(الف) یتامیٰ فنڈ کو کیسے مضبوط کیا جائے۔

اس شق پر کامل غور کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس

گی گئیں۔

(۱) بلحاظ موجودہ حالات میں اس فنڈ کے لئے نئی تحریک نہیں کی جا سکتی۔ لہذا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی جائے۔ کہ آمد زکوٰۃ میں سے ایک مقررہ حصہ یتامیٰ فنڈ کے لئے مخصوص فرما دیا جائے۔

(۲) ایسا ہی بجٹ کمیٹی سے درخواست کی جائے کہ ایک فیصدی چندہ عام سے یتامیٰ فنڈ کے لئے مخصوص کر دیا جائے ؛

(۳) جماعت میں تحریک کی جائے۔ کہ احباب اپنی آمد کا ایک مخصوص حصہ بیت المال میں بطور پراویڈنٹ فنڈ جمع کریں۔ اور وہ عند الضرورت ان کی اولاد کی تعلیم و تربیت میں خرچ کیا جاوے۔ اور یہ شرط کی جائے کہ وہ روپیہ ان کے بچوں کی عمر بلوغت سے قبل واپس نہیں کیا جائیگا۔

(۴) بیاہ شادی وغیرہ خوشی کے موقعہ پر یتامیٰ فنڈ کے لئے بذریعہ کارکنان مقامی جماعت ایک رقم وصول کی جاوے ؛

(۵) وقف بعد یتامیٰ فنڈ بذریعہ نظارت تعلیم و تربیت تحریک کی جائے۔

(ب) یتامیٰ کی تربیت کیسے ہو؟ اس شق کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) یتامیٰ کی تربیت افراد کے سپرد نہ کی جائے۔ بلکہ کسی نہ کسی بورڈنگ میں دیگر طلباء کے ساتھ خاص نگرانی و انتظام کے ماتحت ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے تربیت کا طریق ایسا ہو۔ کہ یتیم کو یتیمی کی حالت کا احساس نہ ہو۔

(۲) جماعت میں تحریک کی جائے کہ احباب اپنے نابالغ اور لاوارث بچوں اور اپنی جائداد کا وصی نظارت کو مقرر کریں۔ اور نظارت عند الضرورت ان بچوں کی مناسب تعلیم و تربیت کا انتظام کرے ؛

(۳) رشد کی عمر کے یتامیٰ کی تعلیم و تربیت زیر نگرانی نظارت ان کے حسب حال قرضہ حسنہ سے کی جاوے ؛

(۴) بیوگان کی شادی کی جائے۔ اور ان کے نکاح کو یتامیٰ کی پرورش کے ساتھ مشروط کیا جاوے۔ نکاح کنندہ ایسے یتامیٰ کی تعلیم و تربیت کا نظارت کے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ اور ذمہ داری کے لئے مناسب ضمانت لی جاسکے ؛

ان تجاویز کو عملی طور پر جاری کرنے سے پیشتر معاملہ کی اہمیت کے باعث جماعت کی عام رائے کے متعلق علم حاصل کرنے کے لئے ایک سرکلر بھی بھیجی گئی تھی۔ جس پر احباب نے مندرجہ بالا تجاویز کے علاوہ حسب ذیل تجاویز پیش کی ہیں ؛

شق الف کے متعلق ؛

(۱) آٹا فنڈ ضروری قرار دیا جاوے۔ اور وہ اس طرح ہو۔ کہ ہر روز ہر گھر میں مٹھی بھر آٹا جمع کیا جائے جہاں مقامی ضرورتیں زیادہ ہوں۔ وہاں پر آدھا حصہ انجمن کے لئے وصول کیا جائے۔

(۲) زکوٰۃ سے یتامیٰ فنڈ قائم کیا جائے جماعت پر اور بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔

(۳) مقامی فنڈ میں دو روپیہ ہو اور یتامیٰ فنڈ کے لکھے جاویں ؛

(۴) مد زکوٰۃ ہی یتامیٰ کی کفیل ہو۔ بصورت کمی چندہ لنگر سے کام لیا جائے۔

(۵) اس مد کی تقویت کے لئے کل جماعتہائے احمدیہ میں تحریک کی جائے۔ کہ وہ شادی۔ تولد۔ لڑکوں کے امتحان میں کامیاب ہونے۔ ملازم ہونے۔ ملازمت میں ترقی ہونے کے مواقع پر حسب استطاعت اس مد کے لئے چندہ وصول کر کے یتامیٰ فنڈ میں جمع کرائیں۔ جس سے یہ فنڈ علیحدہ قائم رہ کر ترقی کرتا ہے۔ اور عام چندہ پر بھی اس کا اثر نہ پڑے۔

(۶) تعلیم و تربیت یتامیٰ کے لئے جو پراویڈنٹ فنڈ ہو اس کا روپیہ اگر گورنمنٹ کے سپرد ہو۔ تو انسب ہوگا اور اس کے لئے ایک علیحدہ سکیم تیار ہونی چاہیئے۔ جو اس فنڈ کو بھی نقصان سے بچانیوالی ہو۔ اور چندہ دینے والے کو نقصان مال سے محفوظ کرنیوالی ہو۔ اور یہ سکیم یا تو ان لائن پر ہو جو Indian Military Service کی family Pension کی ہیں۔ یا اگر جائز ہو۔ ایجوکیشنل انشورنس کے طریق پر ہو۔ آخری صورت میں یا تو موجودہ بیمہ کمپنیوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یا خود احمدیہ کمپنی قائم کی جائے۔ جو اس فنڈ کا اہتمام کریں۔

(۷) پراویڈنٹ فنڈ میں گنجائش ہونی چاہیئے۔ کہ بوقت ضرورت اس شرط پر بالغوں کا والد روپیہ لے سکے۔ کہ وہ باقساط اس روپیہ کو واپس کر دیگا۔

(۸) وصیت صرف اس صورت میں ہو جبکہ احباب کا اندیشہ ہو۔ کہ ان کے بچے لاوارث ہو کر غیر احمدی رشتہ داروں کے سپرد ہو جائینگے ؛

(۹) یتامیٰ فنڈ کے علاوہ اس کے لئے ایک فنڈ مقرر کرنا چاہیئے ؛

(۱۰) بیوگان کے نکاح کے متعلق صرف اسقدر زیادتی کرنا ضروری ہے کہ اس کا اثر بیوگان کی شادی میں روک نہ ہو یا غریب لوگ نکاح سے محروم نہ رہ جائیں۔

اس وقت تک یہ تجاویز دفتر تعلیم و تربیت میں پہنچ چکی ہیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مناسب سمجھا۔ کہ اس معاملہ پر مزید غور کیا جاتے۔ چنانچہ یہ معاملہ مجلس شوریٰ کے سپرد کیا گیا۔ اور مجلس شوریٰ نے ایک سب کمیٹی مقرر کی۔ جو شوریٰ کے سامنے تجاویز پیش کرے۔ اس کمیٹی کے ممبر ناظر تعلیم و تربیت کے علاوہ چودہری فتح محمد صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ سید میر محمد اسحٰق صاحب اور چودہری غلام محمد صاحب مقرر کئے گئے۔ اس سب کمیٹی کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں جس صاحب سے مشورہ مناسب سمجھے۔ لے۔ معاملہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ میں نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ ایسے اہم کام میں جماعت سے دوبارہ مشورہ لیا جائے۔ سو میں اس مضمون کے ذریعہ تمام بیرونی جماعتوں سے اس بات کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے غور و خوض کے بعد جو بھی تجاویز ان کی رائے میں مناسب ہوں۔ جلد سے جلد دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔

جماعتوں کے مشورہ کے علاوہ انفرادی مشورہ بھی خوشی سے قبول کیا جائے گا۔ چونکہ اس کام میں پہلے ہی ایک لمبے عرصہ تک التوا رہا ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ احباب اپنا مشورہ بھجوانے میں حتی الوسع تاخیر نہ فرماویں۔

مرزا شریف احمد۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

ایک گجراتی ٹریکٹ

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی تبلیغی مساعی

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی تبلیغ احمدیت میں جس سرگرمی اور تن دہی سے مصروف رہتے ہیں، وہ محتاج بیان نہیں۔ اسوقت تک آپ صرف اردو میں بلکہ انگریزی اور گجراتی میں بہت ضخیم کتب ہزاروں روپیہ صرف کرکے شائع کر چکے ہیں۔ حال میں انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا وہ انگریزی مضمون جو حضرت موصوف نے انگریزی ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی اور جون ۱۹۲۳ء میں "ہندو مسلم اتحاد" پر رقم فرمایا تھا۔ گجراتی میں ترجمہ کرکے شائع کیا۔ اور علاقہ گجرات کی مختلف لائبریریوں میں بھیجا ہے۔ ہمارے گجراتی احمدی بھائی اسکی اشاعت میں خاص سعی فرماویں۔ فی کاپی کی قیمت صرف ۲ ر ہے مگر ایک سو کاپیوں کی قیمت مع محصولڈاک ساڑھے آٹھ روپے ہے۔ جو اصل لاگت کے قریب ہے۔ احباب جناب سیٹھ صاحب موصوف سے الہ دین بلڈنگس اکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد سے منگوا کر ضرور تقسیم کریں ؛

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

یوم پنجشنبہ۔ قادیان دارالامان۔ ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء

کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

قرآن شریف اور قتلِ مُرتد

مُرتدین کے سوال کا فیصلہ منافقین کی مثال سے

(نمبر ۱۶)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

یہ ظاہر ہے۔ کہ جو شخص قتل کے خوف سے اسلام نہیں چھوڑیگا۔ یا قتل کے ڈر سے ارتداد کے بعد پھر اسلام قبول کرے گا۔ ایسا شخص دل سے مسلمان نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کا دل کافر ہو گا۔ اور صرف زبان سے اسلام کا اقرار کریگا۔ ایسا شخص اسلام کی اصطلاح میں منافق کہلائے گا۔ اس لئے منافق کے متعلق قرآن شریف کی تعلیم پر غور کرنے سے ارتداد کا سوال بھی حل ہو سکتا ہے۔ اگر قرآن شریف نفاق کی اجازت دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کی جماعت میں منافقوں کے وجود کو استحسان کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک روا رکھتا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ۔ تو اس صورت میں بے شک ماننا پڑے گا۔ کہ قتلِ مرتد جائز ہے۔ کیونکہ قتل مرتد کی صورت میں جو قباحتیں نظر آتی ہیں۔ اور جو لازمی نتیجہ اس سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنے نفاق اور مسلمانوں کی جماعت میں منافقین کے گروہ کا شامل ہو جانا۔ ان کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ایسی باتیں نہیں۔ جو خدا تعالےٰ کو ناپسند ہوں۔ بلکہ قرآن شریف ان کی اجازت دیتا ہے۔ اور ان امور کو استحسان اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پس اس صورت میں قتل کی سزا مقرر کر کے لوگوں کو ارتداد سے روکنے میں کوئی ہرج نہیں۔ بلکہ یہ بہت ہی اچھی بات ہے۔ لیکن اگر معاملہ اسکے بالکل برعکس ہے۔ اور خدا تعالیٰ نفاق کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ نفاق کو کفر سے بھی بدتر قرار دیتا ہے۔ اور ان سے وہ برتاؤ نہیں کرتا۔ جو دوسرے مسلمانوں سے کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کو پسند کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی جماعت ایسے لوگوں کے وجود سے پاک رہے۔ اور اللہ تعالےٰ خود ایسے ذریعے پیدا کرتا ہے۔ کہ اسلام کا وجود نفاق کے خبث سے پاک رہے۔ تو اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مرتد کو محض ارتداد کی سزا میں قتل کرنا اسلام کے رو سے ناجائز ہے۔ کیونکہ اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور اسلام کا خدا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت منافقین کے خبث سے بکلی پاک رہے۔

پس آؤ۔ اب ہم قرآن شریف کی طرف رجوع کریں اور دیکھیں۔ کہ اسلام میں منافقین کی کیا حیثیت ہے۔

قرآن شریف میں ہمیں منافقین کے بارہ میں مندرجہ ذیل آیات اور اسی رنگ کی دیگر آیات نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ بشر المنافقین بان لھم عذابا الیما (نساء ع ۲۰) اس آیہ کریمہ کا ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی نے حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"اے پیغمبر منافقوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کو آخرت میں دردناک عذاب ہونا ہے"

پھر اسی رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ان اللہ جامع المنافقین والکفرین فی جھنم جمیعا ہ (نساء ع ۲۰) "اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں جمع کر کے رہے گا"

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ منافقین کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو کفار کے ساتھ کیا جائے گا۔ اور ان کو بھی کفار کی طرح دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ بلکہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہونگے۔ یعنی وہ اشد ترین عذاب میں مبتلا ہونگے۔ اور اکثر کفار سے بھی زیادہ انکو عذاب دیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان المنٰفقین فی الدرک الاسفل من النار (نساء ع ۲۱) "اسمیں شک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہونگے"

اللہ تعالےٰ انکو یہ بھی پسند نہیں فرماتا۔ کہ منافق مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔ چنانچہ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ منافقوں کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ فان رجعک اللہ الی طایفۃ منھم فاستاذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدًا ولن تقاتلوا معی عدوا (توبہ ع ۱۱)

"اے پیغمبرؐ۔ اگر خدا تم کو (جہاد پر سے) ان منافقوں کے کسی گروہ کی طرف لوٹا کر لیجائے۔ اور پھر کبھی یہ لوگ جہاد کے لئے نکلنے کی تم سے اجازت چاہیں۔ تو تم ان سے کہدینا کہ تم نہ تو کبھی میرے ساتھ جہاد کے لئے نکلو گے۔ اور نہ میری ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑو گے"

پھر اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ منافقین کے گروہ کو اطلاع دیتا ہے۔ قل انفقوا طوعا او کرھا لن یتقبل منکم انکم کنتم قوما فسقین۔ وما منعھم ان تقبل منھم نفقتھم الا انھم کفروا باللہ وبرسولہ ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالیٰ ولا ینفقون الا وھم کرھون (توبہ ع ۷) "اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ تم خوشدلی سے خرچ کرو یا بیدلی سے۔ تمہاری خیرات تو کسی طرح قبول ہوتی نہیں کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو۔ اور انکی خیرات کے قبول ہونے کی اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی۔ مگر یہی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اور نماز کو آتے ہیں تو بس الکسائے ہوئے۔ اور راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں تو بددلی سے"

پھر اللہ تعالیٰ منافقین کے متعلق اپنے غضب کا اظہار اس طرح کرتا ہے، سواء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم ان اللہ لا یھدی القوم الفسقین (المنفقون ع ۱) ان لوگوں کے لئے تم دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو۔ ان کے حق میں دونو باتیں یکساں ہیں۔ خدا تو ان کے گناہ معاف کرنیوالا ہے نہیں۔ بیشک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

پھر اللہ تعالیٰ اسی پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ حکم دیتا ہے ولا تصل علے احد منھم مات ابدًا ولا تقم علے قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فسقون (توبہ ع ۱۱) "اے پیغمبرؐ اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو تم ہرگز اسکے جنازہ پر نماز نہ پڑھنا۔ اور نہ انکی قبر پر جا کر کھڑے ہونا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ اور سرکشی کی حالت میں مر گئے"

پھر اللہ تعالےٰ ہر سال ایک یا دو مرتبہ منافقوں کے لئے ایسے سامان کرتا ہے جس سے ان کا نفاق ظاہر ہو جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس سے یہ غرض تھی کہ ان کا نفاق ظاہر ہو کر یہ لوگ مسلمانوں سے [illegible] جیسے ان کا نفاق کھل جائیگا اور مومنوں پر ظاہر ہو جائیگا [illegible]

شخص منافق ہے۔ تو وہ ہوشیار ہوجائینگے۔ اور انکو مومنین کی جماعت میں شامل سمجھکر دھوکہ نہیں کھائیں گے۔ اور اسطرح عملی طور پر اللہ تعالیٰ انکو مسلمانوں کی جماعت سے خارج کرتا رہتا۔ اور مومنین کے گروہ کو انکی نجست سے پاک کرتا رہتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون۔ (توبہ۔ ع ۱۶) کیا یہ لوگ اتنی بات بھی نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک بار یا دوبار آزمائش کی آگ میں ڈالے جاتے ہیں تاکھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اسپر بھی نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی پکڑتے ہیں اس آیہ کریمہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا تھا۔ کہ منافق اور مومن ملے جلے رہتے۔ اس لئے وہ ایسے سامان پیدا کر دیتا۔ جن سے منافقین کا نفاق ظاہر ہو جاتا۔ اور اس طرح وہ عملی طور پر مسلمانوں کی خالص جماعت سے الگ ہو جاتے۔ اور مسلمان ان کے میل جول کے بداثر سے محفوظ ہو جاتے۔ پس قرآن شریف میں منافقین کا ذکر کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ کے غضب کا مورد ظاہر کیا گیا ہے۔ اور غالباً کفار کی برائی بھی ایسے زور سے بیان نہیں کی گئی۔ جیسی کہ منافقین کی برائی بیان کی گئی ہے۔ ان آیات کریمہ کی موجودگی میں کوئی عقلمند اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کوئی ایسا حکم دے۔ جس کے نتیجہ میں منافق لوگ اسلام میں داخل ہوں۔ اللہ تعالےٰ تو منافقوں کو مسلمانوں میں سے خارج کرتا ہے۔ تا مسلمانوں کی جماعت ان کے بداثر سے آلودہ نہ ہو۔ اور ایسے خبیث لوگوں سے پاک اور صاف رہے۔ اور وہ ایسے حکم دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ منافق مسلمانوں سے الگ ہو جاویں۔ اور وہ ان میں گھل مل کر نہ رہ سکیں لیکن ہمیں بتایا یہ جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایک ایسا حکم دے رکھا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ لوگ اپنی جان کے خوف سے باوجود بے ایمان ہونے کے مسلمانوں میں ملے جلے رہیں۔ ان کے دل میں کفر ہو۔ مگر وہ یہ ظاہر کرتے رہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں میں منافقوں کا گروہ ہمیشہ قائم رہے۔ قرآن شریف تو ایسے لوگوں کو دھکے دے دے کر مسلمانوں کی جماعت میں سے باہر نکالتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ایسے خبیث لوگوں سے پاک اور صاف رکھنا چاہتا ہے۔ مگر قتل مرتد کے حامی چاہتے ہیں۔ کہ اسلام ایسے گند سے کبھی پاک نہ ہو۔ اور منافقوں کا ناپاک اور خبیث گروہ ضرور مسلمانوں میں ہر وقت موجود رہنا چاہیئے۔ اور اگر کبھی کوئی فرد اس گروہ کا مسلمانوں سے الگ ہونا چاہے۔ تو اس کو قتل کا خوف دے کر جبر سے دوبارہ مسلمانوں کی جماعت میں داخل کرنا چاہیئے۔ تا یہ گند ضرور مسلمانوں میں موجود رہے۔ پس دیکھو قرآن شریف کی تعلیم میں اور ان لوگوں کے خیالات میں کسقدر بعد اور دوری ہے۔ قرآن شریف کہتا ہے۔ ان لوگوں کو نکالو۔ مگر یہ لوگ چاہتے ہیں۔ ان کو بجائے باہر نکالنے کے پھر لوٹا کر مسلمانوں میں داخل کریں۔ ببیں تفاوت راہ از کجا است تابکجا۔ یہ لوگ اس کا نام حفاظت اسلام رکھتے ہیں۔ لیکن قرآن شریف اسلام کی حفاظت اس میں قرار دیتا ہے۔ کہ ان کو نکلنے دیا جائے۔ اور خود ان کے نکلنے کے سامان بہم پہنچاتا ہے۔ یہ لوگ تلوار کھینچکر دروازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تاکوئی بے ایمان باہر نکلنے نہ پائے۔ حالانکہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ دروازہ کھولدو تاجو شخص بے ایمان ہو کر نکلنا چاہتا ہے۔ وہ بے شک نکل جائے۔ کیونکہ اسلام کی حفاظت اور سلامتی اسی میں ہے۔ کہ ایسے لوگ اسلام سے نکل جائیں۔ نہ اس میں کہ یہ خبیث اسلام میں موجود رہیں +

ترک موالات اور مسلمان لیڈر

گاندھی جی نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ گورنمنٹ سے صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اپنے اخبار ینگ انڈیا میں لکھا ہے :-

"آج کل تو سوائے اپنی کمزوری کے برطانوی گورنمنٹ کے پیش کش کے لئے میرے پاس اور کچھ نہیں ہے۔ اس حالت میں صرف یہ کر سکتا ہوں۔ کہ برطانوی گورنمنٹ کی مخلصانہ جنبش کے لئے چشم براہ رہوں۔ اگر ادھر سے کوئی ایسی جنبش ہوئی۔ تو میں غیر مشروط طریقہ سے سرگرمیاں بند کرنے پر آمادہ ہوں" (ہمدرد ۱۷ر جولائی)

ہندوستان کے سب سے بڑے سیاسی لیڈر اور مدبر کے ان الفاظ سے جہاں ان کے موجودہ اثر اور رسوخ کا پتہ لگتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ذراسی "جنبش" پر ترک موالات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اور آثار ایسے ہی نظر آ رہے ہیں۔ کہ جلد یا بدیر اس تباہ کن تحریک کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں علی برادران کا ترک موالات پر ابھی تک اس قدر زور دینا اور یہاں تک کہنا کہ "ہمارے نزدیک اس حکومت سے ملنا یا محبت کرنا حرام ہے" (تنظیم ۲۳ر جولائی) دور اندیشی پر مبنی نہیں کہا جا سکتا۔ ترک موالات کا تجربہ ہو چکا۔ اور اس کے نتائج نکل چکے۔ پھر از سر نو اس کا راگ الاپنا کیونکر مناسب ہو سکتا ہے۔ اب مسلمانوں کے ان محترم لیڈروں کو وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ جس کی طرف چار و ناچار گاندھی جی آ رہے ہیں۔ اور جس کی اہمیت امام جماعت احمدیہ اپنے اس مضمون میں بھی واضح فرما چکے ہیں۔ جو آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے متعلق لکھا گیا۔

غیر مبائعین کا انگریزی اخبار اور مسٹر داس

پر کاش (۱۷ر جولائی) نے اگر غیر مبائعین کے انگریزی اخبار لائٹ کا مفہوم درست سمجھا ہے۔ اور اسکا حوالہ اسی طرح غیر مکمل اور پراز تحریف نہیں دیا۔ جسطرح اس نے حضرت محمدؐ کی پیشگوئیاں" کے عنوان کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب تحفہ گولڑویہ کا دیا ہے۔ تو ہمیں لائٹ پر افسوس ہے۔ کہ اسنے ایک ایسے شخص کو اسکے مرنے کے بعد مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ جو مرتے دم تک ہندوانہ عقائد اور رسوم پر نہایت پختگی کے ساتھ قائم رہا ہے اور جس نے اصول اسلام کی صداقت کے اعتراف میں کبھی ایک لفظ بھی نہ کہا

اخبار مذکور مسٹر سی۔ آر۔ داس کے متعلق یہ لکھکر کہ "ہندوستان کا ایک بڑا مسلمان اٹھ گیا" اسکی تشریح یوں کرتا ہے "مسٹر داس ان (عام مسلمانوں) کی نگاہوں میں مسلمان نہ ہوں۔ خدا کی نگاہ میں وہ ضرور مسلمان تھے۔ کاش کہ کروڑہا برائے نام مسلمان داس کی سی اسلامی شخصیت رکھنے کا فخر حاصل کرسکتے" یہ الفاظ پڑھکر نہ صرف ہر ایک مسلمان کو حیرت ہوگی۔ بلکہ غیر مسلم بھی حیرت زدہ ہیں۔ چنانچہ اخبار پرکاش لکھتا ہے :-

"داس اور مسلمان کیسی بہکی باتیں ہیں۔ داس تو بطور کٹر ہندو کے جیا۔ اور بطور کٹر ہندو کے مرا۔ اسے مسلمان کہنے کی جرأت کون کر سکتا ہے"

غیر مبائعین کے نزدیک مسلمان کی تعریف

ایسے شخص کو مسلمان کہنا بلکہ خدا کی نگاہ میں اسے مسلمان قرار دینا اور مسلمانوں کو اس جیسی "اسلامی شخصیت" بنانے کی تلقین کرنا بتاتا ہے۔ کہ غیر مبائعین کے نزدیک مسلمان کی تعریف وہ نہیں جو اسلام نے قرار دی ہے۔ بلکہ کچھ اور ہی ہے۔ یہ لوگ پہلے تو کہتے تھے کہ مسلمان بننے کیلئے اس زمانہ کے نبی اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر اب بقول پرکاش انکی "فراخدلی" اس حد تک ترقی کر گئی ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کو ان صفات سے متصف نہ مانتے ہوئے جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی صداقت کا اقرار نہ کرتے ہوئے اور قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام نہ تسلیم کرتے ہوئے بھی مسلمان ہو سکتا ہے۔

انگریزی جنگی جہاز نے حج کرایا

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ حاجیوں کو دوران سفر میں کوئی غیر معمولی حادثہ پیش نہ آیا۔ اور چند دنوں تک حاجیوں کے بخیریت واپس آجانے کی امید کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس بارے میں مسلمانان ہند نے اضطراب اور بے چینی۔ بے کسی اور بے بسی کی حالت میں جو جو حرکات کیں۔ وہ ہمیشہ ان کی پیشانی کو داغدار بنائے رہیں گی۔ جب حاجیوں کا جہاز پورٹ سوڈان میں رک گیا۔ اور امیر علی کی طرف سے رابغ پر گولہ باری کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تو مرکزی خلافت کمیٹی کی تحریک پر ہندوستان کے طول و عرض میں جلسے منعقد کر کے مسلمانوں نے گورنمنٹ سے التجائیں کیں۔ کہ اپنی بحری طاقت کے ذریعہ حاجیوں کے جہاز کو رابغ پہنچایا جائے۔ اور امیر علی کی گولہ باری کو روکا جائے۔ اس پر گورنمنٹ نے اپنا ایک جنگی جہاز بھیجا۔ اور حاجی اس کی نگہبانی میں رابغ پہنچے۔ اخبار ہمدرد (۲۴ جولائی) میں ایک حاجی صاحب نے اس وقت کی حالت اس طرح بیان کی ہے:-

"کارن ہل (انگریزی جنگی جہاز) کے پہنچنے سے پہلے امیر علی نے کئی دن تک مسلسل گولہ باری کی۔ جس کی وجہ سے گلستان اور جہانگیر کے عازمین حج کو کئی دن تک پورٹ سوڈان میں سخت پریشانی اٹھانی پڑی۔ اور احرام کی حالت میں ہزاروں عازمین حج پورٹ سوڈان میں اسیروں اور قیدیوں کی طرح تڑپتے رہے۔ مگر کارن ہل کے پہنچنے کے بعد امیر علی کے جہاز ساحل رابغ سے ہٹ کر آٹھ میل کی مسافت پر چلے گئے۔"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حاجیوں کو حج کرانے میں انگریزی جنگی جہاز کا کس قدر دخل ہے۔ اس مثال کے ہوتے ہوئے کیا مسلمان یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ انگریزی حکومت معاملات حجاز اور دوسرے مذہبی معاملات میں دخل نہ دے۔

عید الضحیٰ اور ہندوؤں کے جذبات

عید الضحیٰ کے موقعہ پر کلکتہ میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر اسلئے حملہ کیا۔ کہ انہوں نے گائے کی قربانی کیوں کی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے بنگال کے مشہور لیڈر بابو بپن چندر پال لکھتے ہیں:-

"یہ نکتہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کیوں عید قربان کے موقعہ پر ہندوؤں کے احساسات اتنے زیادہ تیز ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ بمبئی اور کلکتہ میں گائے کے گوشت کی متعدد دکانیں ہیں۔ جہاں شروع سے گائے کا گوشت فروخت کیلئے کھلا پڑا رہتا ہے۔ برسوں سے سینکڑوں ہندو یہاں سے روزانہ گذرتے ہیں پھر کیا سبب ہے۔ کہ ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں لگتی۔ پھر [illegible]"

چودھویں صدی کے مولوی

غیر احمدی مولوی صاحبان کے اعمال اور افعال ہمارے نزدیک ہی قابل افسوس نہیں۔ بلکہ آئینہ میں جب وہ اپنی شکل دیکھتے ہیں۔ تو وہ خود بھی سخت ندامت اور شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ دیوبند کے ناظم تعلیمات مولوی مرتضےٰ حسن صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو زمیندار ۳۰ جون ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی فرمایا:-

"شیطان انواع و اقسام کی فریب کاریوں سے انسان کو بہکاتا ہے۔ عوام کو تو وہ بغیر کسی تکلیف کے فریب دے کر انہیں شراب۔ جوا۔ زنا وغیرہ کے ارتکاب پر رضامند کر لیتا ہے۔ مگر مولویوں کے پاس آکر اسے ذرا استعدی اور عیاری سے کام لینا پڑتا ہے۔ اگر وہ کسی مولوی سے چھٹتے ہی یہ کہے کہ حضرت مے نوشی یا رنڈی بازی کیجئے۔ تو یقیناً مولوی صاحب کو اس حکم کی ایک بیک تعمیل میں تامل ہو گا۔ کیونکہ اگر کسی عامی پر مولوی صاحب کی اس حرکت کا اظہار ہو گیا۔ تو مولوی صاحب کے حلوے مانڈے کی خیر مشکل ہے۔ لہذا وہ سب سے پہلے انہیں ڈاڑھی پھیلانے کی تلقین کرتا ہے۔ پھر شیطانی تعلیم کے ماتحت ہر ایک گناہ کے ارتکاب کے وقت مولوی صاحب ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہہ لیتے ہیں۔ کہ عیب تو ہے تو کیا غم ہے۔"

جناب مولوی صاحب موصوف یہ تقریر فرما ہی رہے تھے۔ کہ کسی ممبر "مسلمان" نے بلند آواز سے کہا۔ "شیطان بول رہا ہے" اور اس طرح سامعین کو اس ہستی کا پورا پورا مظہر بولتا چلتا دکھا دیا۔ جس کے ہتھکنڈوں کا شکار فرقہ مولویاں کو قرار دیا جا رہا تھا۔

گو اس مسلمان کی یہ حرکت آداب مجلس کے خلاف کہی جاسکتی ہے۔ لیکن وہ بہت حد تک معذور اور مجبور بھی تھا۔ کیونکہ جناب دربھنگی صاحب نے مولویوں پر شیطان کے قبضہ اور ان سے ہر ایک گناہ کرانے کا پتہ لگانے کی جو علامت بیان فرمائی تھی۔ یعنی ڈاڑھی پھیلانا۔ وہ خود ان میں بھی موجود تھی۔ بہتر ہوتا اگر وہ اس شیطانی راز کے افشا سے قبل اپنی صفائی کرا لیتے۔ تاکسی کو یہ خیال نہ آتا۔ کہ شیطانی تعلیم کے ماتحت ہر ایک گناہ کے ارتکاب کے وقت مولوی صاحب ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہہ لیتے ہیں۔ کہ عیب تو ہے تو کیا غم ہے۔"

انہی دربھنگی صاحب کا نقشہ اخبار الفقیہ (۲۱ جولائی) یوں کھینچا ہے:-

"دیوبند کے تھیٹر کے چیف مسخرہ صاحب جن کو لوگ دربھنگی بے ورکا خطاب دیتے ہیں۔ سٹیج پر آئے۔ اور ایکٹنگ شروع کیا۔ آپ نے پہلے اپنی جماعت علماء کو دل کھول کر اپنے پیشنٹ انداز تمسخر میں کوسا۔"

یہ ان مولانا ظفر علی خاں ہیں۔ جنہوں نے زمیندار (۱۱ جولائی) میں یہ اعلان کرایا ہے۔ کہ

"میں نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ مرزائی ہونے سے آریہ اور عیسائی ہونا بہتر ہے۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ اور پھر کہتا ہوں۔ کہ مرزائی ہونا آریہ اور عیسائی ہونے سے بدتر ہے۔"

ایک ایسے شخص سے جو بخیال خویش شیطانی رازوں کا ماہر اور بخیال دیگراں مجسم شیطان ہو۔ اس کے سوا اور توقع بھی کس بات کی ہو سکتی ہے۔ وہ احمدیوں کو جو اسلام کے سچے خادم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق زار ہیں۔ ان آریوں اور عیسائیوں سے بدتر قرار دے۔ جو دن رات اسلام کو صفحہ عالم سے مٹانے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر طرح طرح کے الزام لگانے میں مصروف ہیں۔

کچھ دن ہوئے یہ بتانے کے لئے کہ چودھویں صدی کے مولوی کن اشغال میں مشغول ہیں۔ گوجرانوالہ کے اس مقدمہ کا ذکر کیا گیا تھا۔ جو کدو کا مقدمہ کے نام سے کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ گوجرانوالہ کے اخبار "راٹ" کا بیان ہے۔ کہ دونوں طرف سے قابل وکیل پیروی کرتے رہے۔ اور ایک کدو پر بیسیوں روپے خرچ ہو گئے۔ اس مقدمہ کا سب سے افسوسناک پہلو یہ تھا۔ کہ دعویٰ مولوی پر دائر تھا۔ جو بقول "راٹ" زیر ضمانت تھیں۔ تازہ خبر یہ ہے۔ کہ راضی نامہ ہو گیا۔ اگر اور کچھ نہیں۔ تو اتنا تو ثابت ہو گیا۔ کہ مولوی صاحب اپنے فرقہ کی مشہور خلائق خست اور بخل سے پاک ہیں۔ ورنہ ایک آنے کے کدو پر بیسیوں روپے صرف نہ کرتے۔

لیکن اس سے بھی ایک عجیب مقدمہ کی اطلاع اخبار سیاست (۴ جولائی) میں شائع ہوئی ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ

"موضع لاچی (کوہاٹ) میں ایک مولوی صاحب ایک پیسہ کے پیاز خریدنے کیلئے ایک ہندو کے پاس گئے۔ پیاز خریدے۔ مگر خراب ہونے کی وجہ سے واپس کرنے چاہے۔ اس پر ہندو نے مولوی صاحب کو کچھ سخت سست کہا۔ مولوی صاحب تو شائد ایک پیسہ کے لئے سب کچھ برداشت کر لیتے۔ لیکن لاچی کے ایک خان صاحب سے مولوی صاحب کی یہ ہتک برداشت نہ ہو سکی۔ انہوں نے ہندو دکاندار کو [illegible] جب خان صاحب کے بھتیجے کو خبر پہنچی۔ کہ اس کے چچا ہندو سے لڑ رہے ہیں۔ وہ آیا اور آتے ہی چاقو سے ایک ہندو کو ہلاک..."

اسلام میں نبوّت اور خلفائے مسیح موعودؑ

ناظرین اخبار میرے مضمون میں حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند حوالے متعلق ختم نبوت پڑھ چکے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امیر پیغام یا تو خود غلطی خوردہ ہیں۔ یا دیدہ دانستہ دنیا کو غلطی میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کو نبی ماننا اور خاتم النبیین سے ایسا نبی مراد لینا جسکی مہر سے آئندہ نبی بنا کرینگے۔ نہ صرف فریق قادیان اور ان کے موجودہ پیشوا کا خیال ہے۔ بلکہ فریق قادیان اور لاہور ہر دو کے واحد پیشوائے اوّل کا خیال بھی یہی تھا۔ رہا مولوی صاحب کا حضرت مسیح موعود کو صرف مجدد ماننا۔ لیکن اگر مولوی صاحب حضرت مسیح موعود کو صرف مجدد چھوڑ کچھ بھی نہ مانیں۔ تو ان کی زبان کو کون روک سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ (جن کا شش سالہ عہد خلافت مولوی صاحب کو بھی مسلّم ہے) کا مذہب متعلق خاتم النبیین کیا تھا۔ ملاحظہ ہو بحسب ذیل سطور:۔

(۱) "ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ کہ تمام نبوتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئیں۔ بلکہ میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں۔ اور بصیرت اور شرح صدر کے ساتھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام نبیوں کے جامع اور خاتم تھے۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ آپ خاتم النبیین۔ خاتم الرسل اور خاتم کمالات انسان تھے۔ اب آپ کے بعد کوئی شخص آپ کی نبوت اور اتباع میں فنا ہوئے بغیر کوئی فیض نہیں پاسکتا۔ اور کوئی نبوت موثر اور مستند نہیں ہوسکتی۔ جس پر نبوت محمدیہ کی مہر نہ ہو۔"

(البدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

(۲) "اتنا عرض کر دینا شائد نامناسب نہ ہوگا۔ ایک مشہور کلام کنت نبیاً و آدم بین الماء والجسد سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم آدم سے پہلے نبی تھے۔ اور نبی تھے۔ تو خاتم الانبیاء ہی نبی تھے۔ اور یہی حق ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔"

(البدر ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء)

(۳) "سوال:۔ خاتم النبیین رسول تھے۔ تو پھر نبی ہونے کا دعویٰ کس طرح درست ہوسکتا ہے؟

جواب:۔ خاتم مہر کو کہتے ہیں۔ جب نبی کریم مہر ہوئے۔ اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا۔ تو وہ مہر کس طرح ہوئے۔ یا یہ مہر کس پر لگے گی۔" الحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء)

مندرجہ بالا تین حوالے ایک منصب خلافت سے پہلے کا دو عہد خلافت کے بعد کے صاف بتلا رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا ختم نبوت کے متعلق کیا مذہب تھا۔ مولوی محمد علی صاحب ذرا غور کریں۔ کہ آج وہ اپنے محسنوں کی تعلیم کو کس طرح کاٹ چھانٹ کر دنیا میں پیش کر رہے ہیں۔ اور منکرین مسیح موعود کے ہم نوا ہو کر انہوں نے کس سے تعلق قطع کیا۔ اور کس سے گانٹھا ہے۔

پھر وہ پاک وجود جس کو منشا ایزدی نے مسیح موعود کا وارث بنانا تھا۔ اس کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ اس جگہ میں صرف ایک ہی حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو:۔

"یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پاوینگے۔ ہم انہیں کیوں نبی نہ کہیں۔ جب خدا نے انہیں نبی کہا۔ چنانچہ آخری عمر کا الہام ہے۔ کہ یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔"

اب میں مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہوں۔ فای الفریقین احق بالامن ھامون۔ کون سا گروہ امن میں ہے آیا وہ جس نے نہ صرف حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء سے علیحدگی اختیار کی۔ بلکہ قادیان سے نکل کر لاہور جا براجا۔ اور روحانی جسمانی طور پر منقطع ہوگیا۔ یا وہ جو دیار محبوب پر جبین نیاز خم کئے ہوئے ہے۔ اور وہی عقائد رکھتا ہے۔ جو سچے ہیں۔

خاکسار عبد الحلیم احمدی رائل ایر فورس شملہ

ایک اعتراض کا جواب

منشی حبیب اللہ صاحب کلرک نہر نے غیر احمدیوں کے جلسہ منعقدہ قادیان میں بیان کیا۔ کہ قرآن شریف میں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما قتلوہ وما صلبوہ کہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے۔ اور نہ پھانسی دیا۔ لیکن مرزا صاحب ازالہ اوہام صفحہ ۶۹ پر لکھتے ہیں:۔

"لخت جگر رسول اللہ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) حضرت مسیح کی طرح کمال درجہ کے ظلم اور جور وجفا کی راہ سے دمشقی اشقیاء کے محاصرہ میں آکر قتل کئے گئے۔"

اس سے ثابت ہوا۔ کہ مرزا صاحب حضرت مسیح کو بھی مقتول مانتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی صریح نص کے برخلاف ہے۔

اس اعتراض کے جواب کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہم حضور علیہ السلام کی ہی تصریحات کو دیکھتے ہیں۔ تو صاف لکھا ہوا پاتے ہیں:۔

"قرآن کریم کا منشاء ما صلبوہ سے یہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے نہیں گئے۔ بلکہ منشاء یہ ہے کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا یعنی قتل کرنا۔ اس سے خدا تعالےٰ نے مسیح کو محفوظ رکھا۔" ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس لئے اس نے اندرونی طور پر پوشیدہ کوشش کر کے مسیح کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ مگر یہود اپنی حماقت سے یہی سمجھتے رہے۔ کہ مسیح صلیب پر مر گیا۔ حالانکہ حضرت مسیح خدا تعالےٰ کا حکم پاکر جیسا کہ کنز العمال کی حدیث میں ہے۔ اس ملک سے نکل گئے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۰ و ۲۵)

پھر کتاب "مسیح ہندوستان میں" اور "ایام الصلح" میں تو جا بجا حضور نے اس بات کو وضاحت سے تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام یہود کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوئے۔ اور اپنی کسی کتاب میں اس کے خلاف تحریر نہیں فرمایا۔ اس لئے آپ نے حضرت حسین رضؓ کو جو مشابہت حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے دی ہے۔ تو وہ صرف اس بات میں ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیحؑ پر بہت ظلم کئے گئے۔ اور ان کا محاصرہ کیا گیا۔ اسی طرح حضرت حسین رضؓ کو دمشقی لوگوں نے دکھ دیئے۔ اور ان کا محاصرہ کیا۔ باقی یہ امر زائد ہے۔ کہ ان کو دمشقی اشقیاء نے قتل بھی کر دیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ازالہ اوہام صفحہ ۶۸ پر خود اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی حضرت امام حسین رضؓ کو بھی اپنی مظلومانہ زندگی کی رُو سے حضرت مسیح سے غایت درجہ کی مماثلت ہے۔۔۔۔ اور یہ واقعہ حضرت مسیح کے واقعہ سے ایسا ہمرنگ ہے۔ کہ عیسائیوں کو بھی اس میں کلام نہ ہوگی۔"

پس واضح ہوگیا۔ کہ آپ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو مسیح علیہ السلام سے قتل ہونے میں مشابہ نہیں ٹھیرایا۔ بلکہ مظلومانہ زندگی میں ان دونو بزرگوں کی مشابہت بیان فرمائی ہے۔ فاندفع الاعتراض۔

(راقم محمد یار)

مولوی ظفر علی خاں اور پیر جماعت علی صاحب

(اپنا)

اخبار زمیندار نے "کفر پرور پیر کی بزدلی" اور "مولانا سے آنکھ ملانے کی جرأت نہ ہوئی" کے عنوان سے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ مولوی ظفر علیخاں کو دیکھکر پیر جماعت علی شاہ صاحب نے کپڑے سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔ اور الگی طرف پیٹھ کر لی۔ مگر اخبار انوار الاعظم رام ۲ جولائی لکھتا ہے۔

"جب حضرت شاہ صاحب کو کہا گیا۔ کہ ظفر علی جا رہا ہے۔ تو آپ نے اس خیال سے کہ اس خون دشمن اسلام کی شکل دیکھنا بھی ٹھیک نہیں۔ کپڑے سے منہ چھپا لیا۔" پھر لکھا ہے:۔ "اس حیثیت سے بے شک حضرت پیر صاحب قبلہ کفر پرور ہیں۔ کہ وہ ظفر علی جیسے کافر کی اکثر پرورش کرتے رہے ہیں۔"

اشتہارات

اکسیر معدہ

یہ کون نہیں جانتا۔ کہ کمزور معدہ انسانی زندگی کو قطعاً تلخ بنا دیتا ہے گرمی کے دنوں میں تو قریباً ہر ایک معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ درد شکم اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑانا۔ بدہضمی۔ کمی بھوک ترش ڈکاریں۔ تے جی متلانا۔ ہیضہ۔ دست پیچش۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا وغیرہ ہوتا ہے۔ اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی۔ بلکہ ہاضمہ کو تیز بھوک کو بڑھاتی معدہ کو طاقت دیتی اور رنگ کو نکھارتی ہے۔ اور پھر یہی اکسیر لرزہ اور ملیریا بخاروں اور دانت و مسوڑوں کی بیماریوں کیلئے بھی تریاق ہے۔ اس کا ہر گھر اور ہر جیب میں ہر وقت موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ جو کئی ماہ تک کیلئے کافی ہے۔ علاوہ محصولڈاک ؛

پتہ

مینیجر کارخانہ موتی سرمہ رجسٹرڈ نمبر ۱ بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت ہے

نو ایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سیویاں سارٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ قیمت سوراخ چھلنی ۱۲۰ پالش شدہ مشین ۸؍

(مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب)

سلسلہ تبلیغی ٹریکٹ

صداقت اسلام۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ بر رسالہ صداقت مسیح موعود فی ۱۰۰ ؍ عصر کے ۱۲ رسالے ؛ اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب حضرت مسیح موعود کا لیکچر لاہور فی ۲۰ ؍ عصر کے ۸ رسالے ؛ تفسیر سورہ جمعہ ۳؍ لائف اور مشن۔ اسلام کی برکات۔ تحقیق سوالات۔ گوشت خوری ؛

سب سے پہلی دکان خاکسار محمد یامین مالک احمدیہ کتبخانہ قادیان۔ دارالسلام۔

رفو چکر ہو گئے

رفو چکر ایک سفوف ہے۔ جو اپنی شہرت اور سچائی کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ کرایا ہوا ہے۔ اس کو تین چار بار لیپ کی طرح لگانے سے نازک سے نازک اور نرم سے نرم جگہ کے بال عمر بھر کے لئے اڑ جاتے ہیں۔ پھر دوبارہ پیدا نہیں ہوتے اس کے لگانے سے کسی قسم کی تکلیف اور جلن نہیں ہوتی۔ بلکہ جلد ریشم کی مانند نکل آتی ہے۔ موجد کے پاس ہزاروں سرٹیفکٹ ہیں قیمت ۱؍ محصولڈاک ذمہ خریدار ؛

ترکیب:۔ بال پہلے یا پیچھے اکھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ صرف رفو چکر کو لیپ کر دیجئے۔ بال صاف ہو جائیں گے۔ غلط ہو تو دام واپس۔ واپسی قیمت کا اقرار نامہ ہر پارسل کے ہمراہ روانہ ہو گا ؛

المشتہر:۔ مینیجر او شدھالہ سرسوتی بھنڈار قصور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

سردار جیدیو سنگھ و سردار لکھن سنگھ۔ سردار خزان سنگھ بھگت سائنداس۔ بھگت گوبنداس اگزیکٹران وصیت رائے بہادر سردار بوٹا سنگھ۔ بذریعہ سردار جیدیو سنگھ شہر راولپنڈی۔ مدعی

بنام

مستری غلام رسول درزی محلہ شاہ چراغ شہر راولپنڈی۔ مدعا علیہ

دعویٰ ۴۔ ۱۹۱

ہرگاہ مدعا علیہ مقدمہ ہذا (احاطہ) عدالت ہذا سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ اور تعمیل سمن سے پہلو تہی کر رہا ہے۔ اب تاریخ پیشی ۸/۲۵-۶ مقرر کی گئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی تشہیر کی جاتی ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۸/۲۵-۶ آیندہ تاریخ پیشی پر براد جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا نہ ہو گا۔ تو اسکے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی ؛ آج بتاریخ ۸ جولائی ۱۹۲۵ء بہ ثبت مہر عدالت ہذا و دستخط ہمارے جاری کیا گیا ؛ مہر عدالت۔ دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

لعل چند ولد بیلی رام ذات نیرہ سکنہ حسو بلیل تحصیل شورکوٹ

بنام بہادر شاہ ؛

دعویٰ ۵۰۰ روپیہ

اشتہار بنام بہادر شاہ ولد فاضل شاہ ذات سید بخاری سکنہ فتح پور۔ برئی۔ تحصیل شورکوٹ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۸/۲۵-۱۲ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛ تحریر ۷/۲۵-۲۴

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری جھجو رام صاحب جج خفیفہ کانگڑہ

لچھمن داس ولد جواہر مل ذات کھتری سکنہ عبداللہ پور تحصیل کانگڑہ۔ مدعی

بنام

برکت بیگ ولد پان بیگ مغل مسلمان سکنہ اچھی کانگڑہ مدعا علیہ ؛

دعویٰ ۱۰۰؍ اصل و سود بر وئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعی نے درخواست دی ہے۔ کہ مدعا علیہ مفقود الخبر ہے۔ جس کا کوئی پتہ نہیں لگتا۔ لہذا اس کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۸/۲۵-۱۹ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کی نہ کرے گا۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۶/۲۵-۲۹ بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

سندر سنگھ ولد چوہدری سنت سنگھ۔ سکنہ بسالی تحصیل راولپنڈی مدعی ؛

بنام

فضل حسین ولد فقیر محمد قوم حجام ساکن بسالی تحصیل راولپنڈی۔ مدعا علیہ ؛

دعویٰ ۴۔ ۲۲۹

ہرگاہ مدعا علیہ مقدمہ ہذا میں عدالت سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتا ہے۔ اب تاریخ پیشی ۸/۲۵-۱۳ مقرر ہے۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ بذریعہ اشتہار تشہیر کی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ آیندہ تاریخ پیشی پر براد جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا نہ ہو گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۵ء بہ ثبت عدالت و مہر و دستخط ہمارے جاری کیا گیا ؛ مہر عدالت

ہندوستان کی خبریں

حیدر آباد سندھ کے دو اخباروں کے اڈیٹروں پر مذہبی اور فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مقدمات چلائے گئے ہیں۔ ہر دو کے خلاف فرد قرارداد جرم عائد کر دی گئی ہے ۔

شملہ ۲۲ر جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو نے جو سوراج پارٹی کے لیڈر ہیں۔ حکومت کی درخواست پر ہندوستانی سینڈہرسٹ (حربیہ کالج) کی کمیٹی کا ممبر ہونا منظور کر لیا ہے ۔

مسٹر امیر الدین ڈپٹی رجسٹرار مدراس ہائیکورٹ کی بیگم صاحبہ مدراس یونیورسٹی میں بی۔ ایل (وکالت کی ڈگری) کے آخری امتحان میں شریک ہونگی۔ مدراس یونیورسٹی نے آپ کو وکالت کے پہلے سال کے امتحان سے اس لئے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ کہ یہ امتحان آپ نمایاں کامیابی کے ساتھ کلکتہ یونیورسٹی سے پاس کر چکی ہیں۔ پردہ نشین ہونے کی بنا پر آپ کو مدراس یونیورسٹی نے بحیثیت پرائیویٹ امیدوار امتحان میں شریک ہونے کی اجازت دیدی ہے ۔

مسٹر عبد الرؤف جج پنجاب ہائی کورٹ آئندہ اکتوبر میں ریٹائر ہو جائیں گے۔ عام طور پر خیال ہے۔ کہ سر محمد اقبال ان کے جانشین ہونگے ۔

لاہور کی تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر دیش جو انگلستان گئے ہوئے تھے۔ ہندوستان واپس آ گئے ۔

امرت سر ۲۴ر جولائی۔ سردار تارا سنگھ رکن مجلس دمع قیادیں پنجاب آج کل جیتو میں اکھنڈ پاٹھ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ آپ کا بیان ہے۔ کہ ۱۱ر جولائی سے گوردوارہ گنگسر میں بغیر کسی رکاوٹ کے اکھنڈ پاٹ جاری ہے سنگتیں شاندار انداز میں بطور جلوس گوردوارہ میں داخل ہوئیں۔ ریاست کے حکام نے سنگت پر کوئی مذہبی پابندی نہیں کی۔ البتہ زائرین کو جیتو کے قصبہ اور منڈی میں جانے کی اجازت نہیں۔ مگر جو لوگ خرید و فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے اجازت نامے جاری کئے جاتے ہیں۔ گرد و نواح کی دیہاتی آبادی پر اکھنڈ پاٹھ میں شرکت یا اشیائے خوردنی کی بہم رسانی کے لئے کوئی پابندی عائد نہیں ۔

شہر لاہور میں اس وقت ہیضہ کی دو وارداتیں ہو چکی ہیں۔ اس لئے آئندہ تمام لوگ کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاط سے کام لیں۔ اور پینے کا پانی خواہ وہ نلکوں کا ہو یا دوں کا اسے ابال کر پینا چاہیئے ۔

دہلی کی خبر ہے۔ کہ جمنا میں پانی بہت آیا ہوا ہے۔ لیکن ریل کے پل سے گزوں نیچے ہے۔ غیر معمولی طور سے بارش زیادہ ہوتی۔ تو سیلاب کا اندیشہ ضرور ہے۔ تاہم تاحال حالت تشویشناک نہیں ہے۔ غازی آباد اور دہلی کے درمیانی مواضعات میں بعض لوگ حفظ ما تقدم کے طور پر معہ اپنے مویشیوں کے اپنے گھروں سے علیحدہ ہو رہے ہیں ۔

مالابار میں متعدد موپلوں کی طرف سے محرم کی مخالفت میں ایک تحریک جاری کی گئی ہے۔ اور اشتہارات شائع کر کے تقسیم کئے گئے ہیں۔ جن میں محرم کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اس کو بت پرستی سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

انڈین سوشل ریفارمر لکھتا ہے۔ کہ سابق ۶ ماہ میں مالابار کے ۳ سو راجپوت خاندان عیسائی ہو گئے ۔

ہمعصر سوراجیہ کا نامہ نگار گنجام سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ تارلا ریاست میں پلاسا ریلوے سٹیشن کے قریب ایک سونے کی کان دریافت ہوئی ہے ۔

مدراس ۲۲ر جولائی۔ اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ گاندھی جی نے کانگرس کی قیادت سے علیحدگی کے متعلق پنڈت موتی لال نہرو کو کوئی نوٹ لکھا تھا ۔

شمس آباد ضلع فرخ آباد کی شاہی جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس کو دل آزار منافرت افزا اور اسلام کی سخت توہین کرنیوالا ٹھہرا کر گورنمنٹ سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ اسے ضبط کر لیا جائے ۔

شملہ ۲۴ر جولائی۔ ۲۹ نومبر سے ۳ر دسمبر تک کل پانچ دن تک اٹک کے قرب و جوار میں شمالی کمانڈ کے فوجی مظاہرے ہونگے ۔

شملہ ۲۴ر جولائی۔ یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ عدن میں یکم اگست کو پہنچیں گے۔ اور اپنے عہدہ وائسرائے اور گورنر جنرل کو ۳ر اگست کو بمبئی میں پہنچکر سنبھال لینگے ریذیڈنٹ عدن لارڈ ریڈنگ کا شاندار استقبال کریگا۔ گورنر بمبئی لارڈ کے استقبال کے لئے بحری اور بری حکام کے مشورے کے مطابق کام کریں گے ۔

جیتو ۲۳ر جولائی ملاپ کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ جیتو کے گاؤں اور منڈی کی طرف جانے والی سڑکوں اور رستوں پر جو فوج اور پولیس کے پکٹ تعینات کئے گئے تھے وہ ہٹائے گئے ہیں۔

لاہور کے ہندو اخبارات آج کل یہ افواہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ لاہور میں پٹھانوں نے ہندو بچوں کے اغوا کی سازش کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق بعض واقعات بھی شائع کئے گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے سرکردہ ہندوؤں کو بلا کر اس قسم کی خبروں کے انسداد کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس بارے میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا۔

ممالک غیر کی خبریں

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے پورٹ سعید کے بالمقابل نہر سویز کے مشرقی کنارے پر ایک گاؤں کو پورٹ فواد کے نام سے موسوم کرنے کی اجازت دیدی ہے

اخبار ٹائمز رقمطراز ہے۔ کہ آئندہ موسم سرما میں وزیر جنگ بہادر غیر سرکاری طور پر ہندوستان کی سیر و سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور شمالی سپاہ کی جو نقل و حرکت اور جنگی مشق ماہ نومبر میں ہوگی۔ اس کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں مختلف فوجی مرکزوں کا بھی معائنہ فرمائیں گے ۔

ٹائمس کا نامہ نگار پیرس رقمطراز ہے۔ کہ فرانس کا مشہور ہوا باز بایٹ پولن عنقریب پیرس سے بو شہر تک براستہ قسطنطنیہ حلب بغداد بصرہ ہوتے ہوئے ۳۱۲۵ میل کی مسلسل پرواز کی کوشش کرنے والا ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ اہل امریکہ کی موجودہ ہوائی فوقیت کو نیچا دکھایا جائے ۔ ۷۰۰ گھوڑوں کی طاقت کا ایک خاص طیارہ اس غرض کے لئے تیار کیا گیا ہے،

امریکہ کی ایک عدالت نے پروفیسر جوہن سکوپس کو اس جرم میں ایک سو ڈالر جرمانہ کی سزا دی ہے۔ کہ وہ لڑکوں کو ڈارون صاحب کی تھیوری کے مطابق اس بات کی تلقین کرتا تھا کہ حضرت آدم نیچے طبقہ کے جانوروں کی اولاد ہے۔ یہ فیصلہ اپنی نوعیت کا پہلا فیصلہ ہے۔ جس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اہل امریکہ اب نہ صرف ڈارون کی ارتقار کی تھیوری کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ کالجوں وغیرہ میں اس کی تلقین کرنا بھی مضر خیال کرتے ہیں ۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ رائل ریکارڈ اکیڈمی میوزک کے ایسوسی ایٹڈ بورڈ اور میوزک کے رائل کالج ہندوستان میں پہلی دفعہ موسم خزاں میں راگ کے امتحان کا بندوبست کرینگے۔

لنڈن ۲۳ر جولائی۔ لارڈ کرزن نے وصیت کی ہے کہ قصر ٹیٹرشیل جو لنکاشائر میں ہے۔ اور قصر بوڈم جو سسیکس میں ہے۔ قوم کو دیدیا جائے۔ نیز انہوں نے ۳ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کی رقم چھوڑی ہے ۔

لنڈن ۲۳ر جولائی۔ لارڈ ریڈنگ مع لیڈی ریڈنگ کے ہندوستان روانہ ہوئے۔ اور انہیں رخصت کرنے کے لئے وکٹوریا سٹیشن پر سرکردہ افراد کا اجتماع ہوا

میڈرڈ ۲۲ر جولائی۔ اخباروں میں فاس سے آئی ہوئی تشویش انگیز مراسلتیں شائع ہو رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت امیر عبد الکریم کی مدد متعدد ترک کر رہے ہیں۔ جو پہلے جرمن فوج کے ساتھ تھے ۔

(منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)